بدھ
15- نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 257 | بدھ 21 جمادی الثانی-1416ھ' 15 نبوت 1374ھش' 15-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## زبانی لاف و گزاف اثر نہیں رکھتی جب تک عمل نہ ہو

جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تلوں میں ڈال کر تل لگائے جاویں تو جس قدر اس کو لگ جاویں۔ اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔ ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 217)

## انسانیت کی بقاء خدا کے ذکر میں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسانیت کی بقاء اور استحکام کے لئے ذکر اللہ غذا ہے اور نہایت ضروری۔ روٹی سے انسانیت زندہ نہیں رہتی۔ چاولوں اور ترکاریوں سے حیوانیت کا بقاء ہے۔ انسانیت کا بقاء خدا کے ذکر میں ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے کہ انسان روٹی سے نہیں خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان گوشت کھاتا ہے تو اس کی حیوانیت زندہ رہتی ہے۔ اگر وہ ذکر اللہ نہیں کرتا تو وہ حیوان ہوگا۔ انسان نہ ہوگا۔ اسی کی طرف (اس میں) اشارہ کیا گیا ہے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کو اطمینان ہوتا ہے۔ ان میں زندگی انسانی ہوتی ہے اور ان کی انسانیت یا روحانیت کے بقاء کے لئے ذکر اللہ کی روٹی ہوتی ہے۔ انسانیت اسی کی زندہ ہے جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر اللہ سے کیا ہوتا ہے؟ فرمایا خبردار ہو کر سن لو۔ قلوب کا اطمینان ذکر اللہ سے ہوتا ہے۔ جو (صاحب ایمان) ہیں اور جن کے قلوب اللہ کے ذکر سے زندہ ہیں۔ ان کے لئے فرمایا۔ (ان کے لئے خوشخبری ہے) کوئی عقل مند بھلا مردے کے لئے کچھ کرتا ہے۔ سب زندوں کے لئے ہی کیا کرتے ہیں۔ پس چونکہ وہ زندہ ہیں۔ ان کے لئے بشارت ہو۔ وہ زندہ ہیں اور زندہ کئے گئے ہیں۔ (٠) ان کے لئے اعلیٰ مقام ہے جس کی طرف جائیں گے۔ جو روحانی مردے ہیں ان کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور جو روحانی زندہ ہیں ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیتا ہے۔

یہ بات رمضان سے خاص تعلق رکھتی ہے ہم خدا کے لئے کھانا چھوڑتے ہیں۔ اس سے ہمارا جسم مضمحل ہو جاتا ہے۔ کوئی ہے جو کہے کہ روزہ

باقی صفحہ 7 پر

## درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ (کارکن الفضل) لکھتے ہیں۔
میری والدہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ کی دائیں آنکھ کا پچھلے دنوں دوسری بار الشفاء آئی ٹرسٹ راولپنڈی میں آپریشن ہوا ہے۔ درخواست دعا ہے۔

## نکاح و تقریب شادی

○ مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں میرے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد اسد اللہ صاحب ساکن خوشاب ابن مکرم رانا عطاء اللہ صاحب مقیم لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ ساجدہ حمید رانا بنت مکرم رانا حمید اللہ صاحب حال جرمنی بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 95-10-28 کو مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (وقف عارضی) نے دار الفتوح ربوہ میں پڑھا۔ بارات خوشاب سے ربوہ پہنچی اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اگلے روز خوشاب میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور دعا کرائی۔
اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مورخہ 95-11-2 کو عزیزہ مکرمہ نبیلہ ناہید بٹ صاحبہ بنت مکرم عبد الرشید بٹ صاحب (کارکن الفضل) فیکٹری ایریا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی قبل ازیں ان کا نکاح بہمراہ مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم عبد المجید صاحب محلہ دار الیمن ربوہ (کارکن دفتر ناظم جائیداد) کے ساتھ بعوض بیس ہزار روپے پر پڑھا۔
اگلے روز مورخہ 95-11-3 دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

**جو خدا تعالیٰ کی عظمت کیلئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15- نبوت 1374 ھش 15 - نومبر 1995ء

# مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو ناہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے، مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں، ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔ بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔........ وہی خدا ہے جس کے ملکوت میں ظاہری دنیا ہے جبکہ دوسرے اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ باطنی دنیا میں تاثیرات نہ ہوں۔ جن میں سے دعا ایک زبردست چیز ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قضاء و قدر میں سب کچھ ہے مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے۔ جس سے معلوم ہو جاوے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص قبض سے بیمار ہے تو تربدیا کسٹرائل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آجاویں گے۔ اور قبض کھل جائے گی۔ کیا یہ اس امر کا بین ثبوت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے تاثیرات رکھی ہوئی ہیں۔

○ دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھاوے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں، کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں، خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں، مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

○ اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (اہل ایمان) اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (اہل ایمان) کو ناز ہے۔

جانتے بھی ہو تم اَنجانے میں کیا کہتے ہو
اپنے گھمبیر اندھیروں کو ضیاء کہتے ہو
عَقل اَندھی ہے اگر اس کو خُدا نُور نہ دے
اور تُم ہو کہ اسے راہنما کہتے ہو

ابوالاقبال

○

آلامِ روزگار کو افسانہ کہہ گیا
بادہ گُسار تھا، سرِ میخانہ کہہ گیا

وہ جس سے ربط و ضبط رہا اپنا مدّتوں
کیا مصلحت تھی، کیوں ہمیں بیگانہ کہہ گیا

محفل میں اشکبار رہی شمع رات بھر
جانے وُہ بات کیا تھی جو پروانہ کہہ گیا

ہم سا تھا بادہ مَست جو ہنگامِ مَے کشی
زُلفوں کو ابر، آنکھوں کو پیمانہ کہہ گیا

پوچھا کسی نے جب مری بے باکیوں کا راز
مَیں بے دریغ جرأتِ رندانہ کہہ گیا

اُلجھا کے زُلف میں دلِ صد چاک کو مرے
وہ اپنے گیسوؤں کا اسے شانہ کہہ گیا

فطرت شناس اصل میں وہ شخص تھا کہ جو
افسوں نظر کو، دل کو صنم خانہ کہہ گیا

دشتِ وفا میں چلنا ہے اہلِ جنوں کا کام
کیسی پتے کی بات تھی، دیوانہ کہہ گیا

محمود خستہ، رندِ خرابات اِن دنوں
کیا کیا بہ فیضِ شوخیٔ رِندانہ کہہ گیا

ڈاکٹر محمود الحسن

جب انسان گناہ پر اطلاع پالے اور ان سے بچے تو وہ زندگی مفید زندگی ہوتی ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے اور اپنے حالات اور اخلاق کو ٹٹولتا نہ رہے کیونکہ بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ۔ غضب۔ کینہ۔ جوش۔ ریا۔ تکبر۔ حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے۔ شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی تھی (-) اس کا نتیجہ کیا ہوا وہ مردود خلائق ٹھہرا اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر دل میں یہ وہم گزرتا ہو کہ خدا نے مختلف طبائع کیوں پیدا کیں۔ اور کیوں سب کو ایسی قوتیں عنایت نہ فرمائیں جن سے وہ معرفت کاملہ اور محبت کاملہ کے درجے تک پہنچ جاتے۔ تو یہ سوال بھی خدا کے کاموں میں ایک فضول دخل ہے۔ جو ہرگز جائز نہیں۔ ہر ایک عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ تمام مخلوقات کو ایک ہی درجے پر رکھنا اور سب کو اعلیٰ کمالات کی قوتیں بخشنا خدا پر حق واجب نہیں۔ یہ تو صرف اس کا فضل ہے۔ اسے اختیار ہے جس پر چاہے کرے اور جس پر چاہے نہ کرے۔ مثلاً تم کو خدا نے آدمی بنایا اور گدھے کو آدمی نہ بنایا۔ تم کو عقل دی اور اس کو نہ دی۔ یا تمہارے لئے علم حاصل ہوا اور اس کو نہ ہوا۔ یہ سب مالک کی مرضی کی بات ہے۔ کوئی ایسا حق نہیں کہ تمہارا تھا اس کا نہ تھا۔ غرض جس حالت میں خدا کی مخلوقات میں صریح تفاوت مراتب پایا جاتا ہے۔ جس کے تسلیم کرنے سے کسی عاقل کو چارہ نہیں تو کیا مالک بااختیار کے سامنے ایسی مخلوقات جن کا موجود ہونے میں بھی کوئی حق نہیں چہ جائیکہ بڑا بننے میں کوئی حق ہو کچھ دم مار سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا بندوں کو خلعت وجود بخشنا ایک عطا اور احسان ہے اور ظاہر ہے کہ معطی اور محسن اپنی عطا اور احسان میں کمی بیشی کا اختیار رکھتا ہے اور اگر اس کو کم دینے کا اختیار نہ ہو۔ تو پھر زیادہ دینے کا بھی اختیار نہ ہو۔ تو اس صورت میں وہ مالکانہ اختیارات کے نافذ کرنے سے بالکل قاصر رہ جائے۔ اور خود ظاہر ہے کہ اگر مخلوق کا خالق پر خواہ نخواہ کوئی حق قرار دیا جائے تو اس سے تسلسل لازم آتا ہے کیونکہ جس درجہ پر خالق کسی مخلوق کو بنائے گا اسی درجہ پر وہ مخلوق کہہ سکتا ہے کہ میرا حق اس سے زیادہ ہے اور چونکہ خدا تعالیٰ غیر متناہی مراتب پر بنا سکتا ہے اور اس کی لاانتہا قدرت کے آگے صرف آدمی بنانے پر فضیلت پیدائش ختم نہیں تو اس صورت میں سلسلہ سوالات مخلوق کبھی ختم نہ ہوگا۔ اور ہر ایک مرتبہ پیدائش پر الیٰ غیر النہایت اس کو اپنے حق کے مطالبہ کا استحقاق حاصل ہوگا۔ اور یہی تسلسل ہے۔

---

یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کی کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ ہوں گے اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اُس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بولا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خُوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں اور ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔

اکنوں ہزار عذر بیادی گناہ را
مرشوئے کردہ را نبود زیب دختری

---

بحث کرنے والوں کے لئے یہ بہتر طریق ہوگا کہ کسی مذہب پر بے ہودہ طور پر اعتراض نہ کریں بلکہ ان کی مسلم اور معتبر کتابوں کی رو سے ادب کے ساتھ اپنے شبہات پیش کریں۔ اور ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور مباحثات میں حکیمانہ طرز اختیار کریں۔ اور ایسے اعتراض بھی نہ کریں۔ جو ان کتابوں میں پائے جاتے ہیں (-) غرض ایسے اعتراض جن میں معقول تقریر کے ساتھ کسی فرقہ کے عقائد کی غلطی کا اظہار ہو ہر ایک محقق کا حق ہے جو نرمی اور ادب کے ساتھ پیش کرے۔ اور حتی الوسع یہ کوشش ہو کہ وہ تمام اعتراضات علمی رنگ میں ہوں۔ تا لوگوں کو ان سے فائدہ پہنچ سکے۔ اور کوئی مفسدہ اور اشتعال پیدا نہ ہو۔

(2) میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں۔ کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں (کلام الٰہی) کا مزہ نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل ائے ہیں۔ (کلام الٰہی) کا پڑھنا جبکہ ہر (-) کا فرض

باقی صفحہ 7 پر

# فارسی منظوم کلام

ہماں زِ نوعِ بشر کامل از خدا باشد
کہ بانشانِ نمایاں خدا نما باشد

انسانوں میں وہی خدا کی طرف سے کامل ہوتا ہے جو روشن نشانوں کے ساتھ خدانما ہوتا ہے۔

بتابد از رُخِ اُو نُورِ عشق و صدق و وفا
زِ خُلقِ اُو کرم و غربت و حیا باشد

اس کے چہرہ سے عشق اور صدق وصفا کا نور چمکتا ہے کرم۔ انکسار اور حیا اس کے اخلاق ہوتے ہیں۔

صفاتِ اُو ہمہ ظلِّ صفاتِ حق باشند
ہم استقامتِ اُو ہمچو انبیاء باشد

اس کی ساری صفات خدا کی صفات کا پرتو ہوتی ہیں۔ اور اس کا استقلال بھی انبیاء کے استقلال کی مانند ہوتا ہے۔

رواں چشمہ اُو بحرِ سرمدی باشد
عیاں در آئینہ اش رُوئے کبریا باشد

اس کے سرچشمہ سے ابدی فیضان کا سمندر جاری ہوتا ہے اور اس کے چہرہ میں خدائے بزرگ کا چہرہ نظر آتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اسی شخص کو کامل کہا جاسکتا ہے جس کی ذات خدائی جلوہ دکھانے والی ہو۔ اگر کوئی شخص خدا کی صفات کا اپنی ذات میں اپنی طبعی انسانی کیفیت کے مطابق اظہار نہیں کر سکتا تو یقیناً اس کے متعلق یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ خدا نے اسے کامل کر دیا ہے۔ جو شخص واقعی خدانما ہوتا ہے اس کے چہرے سے عشق اور صدق وصفاء کا نور چمکتا ہے۔ اس کے اخلاق انکسار۔ حیاء۔ اور دوسروں پر احسان کرنا ہوتے ہیں۔ اگر کسی میں یہ اخلاق نہ پائے جائیں تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ خدانما ہے۔ حقیقت میں اس کے سارے اخلاق خدا تعالیٰ کے اخلاق پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی صفات ہی کا پرتو بن کر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اور جہاں تک نیکیوں میں استقلال کا تعلق ہے اسے انبیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان جیسا استقلال دکھانا چاہئے۔ دراصل انبیاء دنیا میں اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ لوگ ان کی باتیں سنیں ان کے کام دیکھیں۔ اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں۔ اور یہ لوگ نہ صرف اپنی زندگیوں کو بہتر بناتے ہیں بلکہ اپنی ذات سے خدائے بزرگ و برتر کے چہرے کا عکس دکھا کر دوسرے لوگوں میں بھی اچھے اخلاق کا ایک سمندر جاری کر دیتے ہیں۔ یہ سمندر فیضان کی صورت میں ہوتا ہے اور لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا
4 و 11 فروری 1955ء

# ہماری تاریخ

the TRUTH 4 و 11-2-1955
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

ایم عطا محمد
بی-اے-ایچ پی-او-ٹی
پروفیسر اردو جامعۃ المبشرین-ربوہ

جامعۃ المبشرین ربوہ کی کیفیت اور اس کے کوائف بیان کرنے کے لئے حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین نے اخبار ٹروتھ کے 4-اور 11- فروری 1955 کے شماروں میں درج ذیل مضمون شائع کروایا۔

## ہمارا جامعۃ المبشرین

جامعۃ المبشرین نے جو کہ احمدیہ مشنریوں کے لئے ٹریننگ کالج ہے بہت تھوڑے عرصہ میں دنیا بھر میں شہرت حاصل کر لی ہے۔ اس میں سے کامیابی سے فارغ ہونے والے علماء کا پہلا بیچ میدان عمل میں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں بر سرپیکار ہے۔ ان میں سے ایک مولوی ایم۔اے ساقی۔ مولوی فاضل-شاہد یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے عالم مولوی نصیر الدین بی۔ایس۔سی۔ بی۔ٹی۔ مولوی فاضل۔ شاہد' جو کہ اس وقت پنجاب یونیورسٹی میں جرنلزم میں ڈپلوما حاصل کرنے کے لئے اپنی تعلیم میں مشغول ہیں۔ جلد ہی ہمارے پاس تشریف لے آئیں گے ایڈیٹر۔

اگرچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے پیروؤں میں بڑے بڑے علماء کی کوئی کمی نہ تھی لیکن ان میں سے وہ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ضروری خیال کیا اور جن کو اس بات پر ایمان تھا کہ ان کی اس زندگی کا اور آنے والی زندگی کا بھی مقصد وحید صرف یہ ہے کہ وہ اس پچھلے زمانے کے مامور کے پاس مرکز احمدیت قادیان میں اپنے بقیہ ایام بسر کریں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

1۔ حضرت حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب طبیب ریاست مہاراجہ جموں وکشمیر۔
2۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب۔
3۔ حضرت حکیم فضل الدین صاحب۔
4۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔
5۔ حضرت قاضی میر حسن صاحب۔
6۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔
7۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔
8۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب۔
9۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب۔
10۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

1905ء میں مولانا عبدالکریم صاحب جو کہ احمدیہ جماعت کے بہت بڑے نامور رکن تھے۔ اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت ہی جان نثار پیروؤں میں سے تھے۔ وفات پاگئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس افسوس ناک اور غیر متوقع فوتیدگی کا اتنا اثر لیا کہ انہوں نے اس غم ناک واقعہ کو احیائے عظیم سے موسوم کیا۔ صرف ایک عالم کی وفات سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے محسوس کیا کہ اس سے جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو آسانی سے پورا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آپ نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام فرمایا۔ مارچ 1914ء تک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کے بعد آنے والے اماموں کی زیر نگرانی یہ مدرسہ علم دین سے مزین علما کی ضروری تعداد جماعت کو مہیا کرتا رہا۔ مارچ 1914ء میں امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) وفات پاگئے۔ اس وقت کے امام جماعت حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد نے ان کے بعد امامت کا عہدہ سنبھالا۔ ان کے دور میں اگرچہ مرکز میں علماء کی کافی تعداد ابھی موجود تھی۔ لیکن انہوں نے اس سلسلے میں ایک مزید قدم اٹھایا اور جامعہ احمدیہ کا افتتاح کیا۔ تاکہ جماعت کا ہر ترقی کا متمنی نوجوان اپنی تعلیمی ترقی میں آگے بڑھ سکے۔ اس جامعہ کی اہمیت اور افادیت ان علماء کی سالانہ تعداد سے معلوم کی جا سکتی ہے جو یہاں سے پڑھ کر میدان عمل میں گئے۔ اور جن میں مولوی ابوالعطاء جو کہ موجودہ وقت میں جامعۃ المبشرین کے پرنسپل ہیں اور مولانا جلال الدین صاحب شمس جو کہ انگلستان کے مشنری انچارج رہے ہیں۔ جیسے لوگ شامل ہیں۔

یہ صورت حال 1944ء تک اسی طرح رہی جب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات ہوئی۔ اور یہ جماعت کے لئے ایک بہت صدمہ تھا۔ 1914ء سے لے کر 1944ء تک کے عرصہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اور کئی رفقاء بھی ایک ایک کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ان لوگوں کی وجہ سے بھی ایک ایسا خلاء پیدا ہوا جس کو اگر پورا کرنا ناممکن تو نہیں تھا۔ لیکن بہرحال ایک مشکل امر تھا۔ اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے یہ ضروری سمجھا کہ ان لوگوں کی خالی جگہوں کو پر کیا جائے۔ انہوں نے بہت جلد جماعت کے چند علماء کو مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے اور خاص خاص مضامین میں تخصص حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کی مشہور درس گاہوں میں بھیجا۔ ان خوش قسمت علماء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔
2۔ ملک سیف الرحمان صاحب۔
3۔ مولوی خورشید احمد صاحب شاد۔
4۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔
5۔ مولوی محمد صدیق صاحب۔
6۔ حکیم محمد اسماعیل صاحب۔
7۔ نور الحق صاحب۔

مختلف مضامین میں دو سال کی ٹریننگ کے بعد یہ لوگ احمدیت کے مرکز کو واپس چلے گئے۔ چونکہ 1947ء میں ملک کا سیاسی ماحول سخت تاریک ہو گیا جس کے نتیجہ میں ہندوستان پاکستان اور بھارت میں تقسیم ہو گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں قادیان جو کہ احمدیت کا مرکز تھا بھارت میں چلا گیا۔ اس سیاسی گڑبڑ کی وجہ سے احمدیہ جماعت کے افراد کی اکثریت نہ صرف نواحی دیہات بلکہ قادیان کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ چونکہ اس عظیم سیاسی انقلاب کے بعد جماعت کے کئی عظیم اور عالم لوگ وفات پا چکے تھے اور اس طرح اس تحریک کو ایک بہت بڑا نقصان پہنچ چکا تھا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ مذہبی تعلیم کے ادارہ کی دوبارہ تنظیم کی جائے۔ تاکہ یہ دعوت الی اللہ کے کام کی ضروریات اور مناسب مذہبی تعلیم کی ضرورت پوری کر سکے۔ پس اس وقت کے جماعت احمدیہ کے دوسرے امام نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے لئے بنیادی ضروری نصاب مقرر فرمایا۔ جو کہ ابتدائی اور بڑی جماعتوں کے لئے تھا۔ اور اس طرح سے 1948ء میں جامعۃ المبشرین کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ادارے کے سٹاف کے لئے وہ اساتذہ مقرر کئے گئے جنہوں نے مختلف مضامین میں تخصص حاصل کیا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے غیر ممالک مثلاً امریکہ' جرمنی' افریقہ اور انڈونیشیا سے آنے والے طلباء کی ٹریننگ کا کام بھی اسی ادارے کے سپرد کیا گیا۔ اس کالج میں کلام الٰہی۔ حدیث فقہ۔ فقہ کے اصول۔ فلسفہ اور اعلیٰ درجہ کے جنرل نالج کی تعلیم کا انتظام کیا گیا تاکہ اس ادارے کے طلباء اوپر دئے گئے مضامین پر حاوی ہو سکیں۔

سب سے اوپر والی دو جماعتوں کا نصاب پورا کرنے کی مدت دو سال ہے۔ ان کلاسوں میں داخلہ صرف وہی طلباء حاصل کر سکتے ہیں جنہوں نے یا تو جامعہ احمدیہ کا فائنل امتحان پاس کیا ہوا ہو اور پنجاب یونیورسٹی کا مولوی فاضل (آنرز ان عربک) پاس کیا ہوا ہے یا انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد جامعۃ المبشرین کی ابتدائی دو کلاسوں میں تعلیم حاصل کی ہو۔

اس کالج کے طلباء کو اس ادارے کا فائنل امتحان پاس کرنے پر شاہد کی ڈگری دی جاتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نوجوان نے نہ صرف خود مذہب کی حقیقی اقدار کو جان لیا ہے بلکہ اس نے روحانی معاملات میں بھی اچھی خاصی ترقی کر

باقی صفحہ 7 پر

## حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین کے متعلق مولانا عبدالمالک خان صاحب مزید لکھتے ہیں:-

آپ انتہائی مہمان نواز تھے اور سادہ زندگی بسر کرنے پر اکتفا کرتے تھے۔ صاف ستھرا لباس پہننا آپ کو مرغوب تھا۔ (عبادت) بروقت ادا کرنا آپ کی فطرت کا حصہ تھا۔ اپنے مکان میں اس غرض کے لئے ایک جگہ مخصوص کی ہوئی تھی۔ (عبادت) باجماعت ادا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد درس بھی ہوتا تھا۔ اور یہ سلسلہ آپ کے بعد آج تک جاری ہے۔ نام و نمود سے آپ کو پرہیز تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں باقاعدگی سے آتے اور قیام کے لئے اپنے لئے کوئی مخصوص جگہ اور بستر پسند نہ فرماتے۔ بلکہ منتظمین جلسہ کی طرف سے جماعت جہاں ٹھہرائی جاتی آپ بھی وہیں قیام رکھتے۔ منتظمین اگر چارپائی بستر یا جگہ کے لئے انتظام کرنا چاہتے تو آپ معذرت کر دیتے اور جماعت کے ساتھ قیام کرنا اور فرش پر بستر رکھنا ہی پسند فرماتے۔ اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ خدمت دین میں صرف کرنا عین سعادت تصور کرتے۔ چنانچہ ایک کتابچہ میں بطور شکرانہ آپ نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی لاکھ روپیہ اشاعت دین حق کے لئے آپ کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہے۔ آپ کی طرف سے اعلان تھا کہ کارڈ آنے پر لٹریچر مفت مہیا کیا جائے گا۔ زندگی بھر آپ اس پر کاربند رہے۔ امام وقت اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے آپ کو بے انتہا محبت تھی۔ مربیان کرام کا آپ احترام فرماتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعاؤں پر آپ کو اس درجہ پختہ ایمان تھا........

دریافت طلب امور کے صحیح جواب پر انعام دینے کی پیش کش کرتے۔ (-) کے لئے بھی آپ نے ایسا انعام دینے کا اعلان کیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ آپ کے مقرر کردہ الفاظ میں اگر (-) موصوف حلف اٹھالیں تو انہیں یہ رقم دے دی جائے گی۔ نیز (-) کو حلف اٹھانے پر آمادہ کرنے والے کے لئے بھی آپ نے انعام مقرر کر رکھا تھا۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک دوست جو میرے ساتھ اتفاق سے سفر کر رہے تھے۔ وہ امرتسر اس غرض کے لئے اتر گئے۔ تاکہ (-) کو سیٹھ صاحب کے مقرر کردہ الفاظ میں حلف اٹھانے پر آمادہ کر سکیں لیکن بار بار کی کوشش پر وہ آمادہ نہ ہوئے۔ اور یہ عالم جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے اور احمدیت کی حقیقت ان پر واضح ہو گئی اور انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب

خطبہ 16 اکتوبر 1931ء

# انسان کا سب سے بڑا دشمن

انسان میں یہ بات طبعی طور پر پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے دشمنوں سے ہمیشہ اپنے بچاؤ کی فکر کرتا رہتا ہے۔ اسے جب معلوم ہو۔ کہ فلاں شخص میرا دشمن یا بدخواہ ہے۔ اور اس کی طرف سے کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ خواہ وہ مالی نقصان ہو۔ یا بدنی اور جانی۔ تو وہ ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے۔ کہ کسی طرح اس کے شر سے محفوظ رہے۔ مگر یہ تمام دشمن جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ ہم انہیں جانتے۔ اور پہچانتے ہیں۔ اور ان کا نقصان بھی جو زیادہ سے زیادہ ان کی طرف سے پہنچ سکتا ہے۔ دنیا سے تعلق رکھتا ہے یعنی زیادہ سے زیادہ ایسا دشمن جان سے مار سکتا ہے۔ مگر ایک اور دشمن ہے۔ جو ان سب دشمنوں سے بڑا ہے اور جس کی خدا تعالیٰ نے کلام الٰہی میں خبر دی ہے۔ جس کے شر سے ڈرایا۔ اور جس کے متعلق بارہا فرمایا۔ کہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ اس سے بچو۔ اور اس کے حملوں سے محفوظ رہو۔ وہ دشمن ایسا ہے کہ ہمیں بظاہر دکھائی نہیں دیتا۔ اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس وقت وہ ہم پر حملہ کر رہا یا ہمارے قریب آرہا ہے۔ پھر اس کا حملہ اس دنیا کی زندگی سے تعلق نہیں رکھتا نہ اس کا یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ وہ ہمارے مال یا جان کو نقصان پہنچائے بلکہ وہ ہماری روحانی زندگی کا دشمن ہے۔ اور اس کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ خدا سے دور ہو جائیں راہ راست سے برگشتہ ہو کر جہنم کے وارث بن جائیں۔ پس وہ ہمارا نہایت ہی خطرناک دشمن ہے۔ اس کی دشمنی اس قدر واضح ہے کہ خود خدا نے اسے دشمن قرار دے کر اس کے شر سے ڈرایا۔ اور تاکید کی کہ اس کے قریب بھی مت پھٹکو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ جس طرح ہم دنیا کے دشمنوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح اس دشمن سے بھی بچ کر رہیں جسے خدا نے دشمن قرار دیا۔ اور جس سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔

ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس سے ایک منٹ کے لئے بھی غافل نہ رہیں۔ جب دنیا کے معمولی معمولی دشمنوں سے ہم غافل نہیں رہتے۔ جو بعض دفعہ ہم سے بھی کمزور ہوتے ہیں۔ تو وہ دشمن جس سے خدا نے ہمیں ڈرایا۔ اور ہوشیار کیا۔ کہ وہ کہیں گمراہ نہ کردے۔ راہ راست سے دور نہ کردے۔ اور جہنم میں نہ ڈال دے۔ اس کے متعلق ہمارا نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ ہم اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ اور خدا سے اس کے مقابلہ کے لئے امداد طلب کریں۔

وہ دشمن شیطان ہے اس کی نسبت خدا نے کلام الٰہی میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ کہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ اس کے حملوں سے بچو۔

شیطان کس طرح حملہ کرتا ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے حملے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتے ہیں یعنی بعض دفعہ ایک شخص کے متعلق وہ انفرادی طور پر چاہتا ہے۔ کہ وہ خدا سے دور ہو جائے۔ نیکیوں کو چھوڑ دے۔ اور گمراہ ہو کر ہلاک ہو جائے۔ اور بعض دفعہ اس کے حملے انفرادی طور پر کسی خاص شخص پر نہیں ہوتے۔ بلکہ جماعت پر ہوتے ہیں۔ ایک نیک جماعت ہوتی ہے۔ شیطان چاہتا ہے۔ کہ اس میں تفرقہ ڈال دے۔ تا وہ سیدھے راستہ سے بھٹک جائے۔ اور اس کا قدم غلط اور تباہ کن راستہ پر پڑ جائے۔ پس شیطان کے دو قسم کے حملے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ افراد پر حملہ کرتا ہے اور بعض دفعہ جماعت پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے شیطان کا کام یہ ہے۔ کہ وہ سینہ میں وسوسے ڈالتا اور دلوں میں شبہات پیدا کرتا رہتا ہے پھر فرمایا۔ شیطان صرف پوشیدہ رہ کر گمراہ کرنے والی چیز کا ہی نام نہیں بلکہ بعض دفعہ انسان کی شکل میں شیطان سامنے آتا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمارا دوست اور خیر خواہ ہے اور وہ بھی بعض اوقات یہی سمجھ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں اس شخص کا دشمن نہیں۔ بلکہ اس کی دوستی اور خیر خواہی مدنظر رکھتا ہوں۔ حالانکہ درحقیقت وہ دشمن ہوتا ہے۔ پس بعض دفعہ انسان کسی کو خیر خواہ سمجھ لیتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کا خیر خواہ نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات وہ انسان خود بھی نہیں سمجھتا کہ میں شیطان کا آلہ ہوں۔ بلکہ سمجھتا ہے۔ کہ میں خیر خواہی کر رہا ہوں۔ حالانکہ وہ شیطانی کام سرانجام دے رہا ہوتا ہے۔ انسان بعض دفعہ اس قسم کے دھوکوں میں اس لئے بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ کہ شیطان کا کام ہے۔ وہ برے کام کو بھی نہایت خوبصورت پیرایہ میں انسان کے سامنے رکھتا ہے اس طرح انسان دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اور خیال کر لیتا ہے کہ یہ شخص میرا بھلا کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ اسے تباہ کر رہا ہوتا ہے۔

غرض جو شخص شیطان کا آلہ بن کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ وہ بدنیت ہی ہو۔ بلکہ جسے ہم اسے اپنا خیر خواہ سمجھ سکتے ہیں اپنا دوست اور مشفق خیال کر سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی اپنے آپ کو ہمارا دوست سمجھ سکتا ہے۔ مگر درحقیقت پس پردہ وہ شیطان کا آلہ ہوتا ہے ایسے لوگوں سے جہاں تک ممکن ہو سکے۔ بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ خود اپنے فضل سے ہمیں ایسے لوگوں کے شر اور مفاسد سے محفوظ رکھے۔

(حضرت مولوی شیر علی صاحب کے خطبہ 16۔ اکتوبر 1931ء کا یہ ابتدائی نصف حصہ ہے بحوالہ الفضل 22۔ اکتوبر 1931ء)

فخر الحق شمس

# حضرت امام محمد باقرؒ

حضرت امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ کا اصل نام محمد بن علی بن حسینؓ تھا۔ کنیت ابو جعفر اور لقب باقر تھا۔ آپ حضرت امام حسینؓ بن علیؓ کے پوتے تھے۔ آپ مدینہ منورہ میں 3 صفر بروز جمعہ المبارک 57ھ 672ء میں پیدا ہوئے۔ یعنی آپ کی پیدائش حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے تقریباً تین سال قبل ہوئی۔ آپ کی پیدائش کے متعلق طبقات ابن سعد میں لکھا ہے:۔

ولد محمد باقر بمدینه فی ثالث صفر سبع وخمسین قبل قتل جده الحسین علیه السلام

آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت امام زین العابدین اور والدہ محترمہ کا نام حضرت فاطمہ تھا جو حضرت حسن بن علی کی صاحبزادی تھیں۔

آپ کے لقب "باقر" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ مختلف علوم میں وسعت نظر کے مالک تھے۔ علم بکثرت حاصل کیا۔ آپ ہر ایک علم و فن کا بڑے غور سے مطالعہ فرماتے اور اس کی تہہ تک پہنچتے۔ اسی وجہ سے مختلف علوم کو خوب وضاحت و بلاغت سے بیان فرماتے۔ ("باقر" عربی زبان میں وسعت علم والے شخص کو کہتے ہیں)۔

آپ کے والد گرامی حضرت امام زین العابدینؒ نے آپ کی پرورش کی اور تعلیم و تربیت نہایت اعلیٰ درجہ کی کی۔ واقعہ شہادت حضرت امام حسینؓ کے بعد سے حضرت امام محمد باقر اپنے والد کے پاس ہی رہے اور 35 برس تک جملہ علوم کی تکمیل کی۔ آپ بارہ ائمہ میں سے پانچویں امام ہیں۔ آپ نے دس اموی بادشاہوں کا زمانہ دیکھا مگر والد بزرگوار کی طرح سیاست سے کنارہ کش رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تحصیل علم کا زمانہ اگرچہ کسی قدر سہولت اور اطمینان سے گزرا تاہم خدشات سے خالی نہیں کہا جا سکتا۔

تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت زین العابدین نے تمام امور سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشینی کی زندگی اختیار فرمائی اور ساری زندگی اسی طرح گزار دی۔ اس زمانہ میں حضرت امام زین العابدین نے صرف دو کاموں کو اولیت دی۔ ایک فرائض عبادت کی بجا آوری اور دوسرا اپنے نور نظر محمد بن علی امام باقر کی تعلیم و تربیت۔ حضرت امام زین العابدین چاہتے تھے کہ روحانیت کے اسرار و رموز سے امام محمد باقر کو واقفیت ہو۔ چنانچہ اپنے والد بزرگوار کی تعلیم و تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ نے دنیوی حیثیت سے حکومت میں کچھ حصہ نہ لیا اور نہ ہی دنیوی معاملات میں کبھی مداخلت کی۔ صبر اور سکون کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہی قیام فرما رہے اور تقویٰ و پرہیزگاری میں مقام حاصل کیا۔

آپ حدیث، فقہ اور دوسرے دینی علوم کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے بھی آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کے علم و فضل کی ہر طرف دھوم تھی۔ خاص طور پر آپ کو علم حدیث میں سند مانا جاتا تھا۔ غیر مذاہب کے علماء آپ کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے آتے تھے اور اسلام کی دولت لے کر لوٹتے تھے۔ اپنے اور غیر سب ہی آپ کا بہت احترام اور عزت کرتے تھے۔

حضرت امام محمد باقر کی تجویز پر ہی اموی حکمران عبد الملک نے رومی سکے کو بند کر کے اسلامی سکہ رائج کیا۔

آپ کی وفات 114ھ میں 57 برس کی عمر میں ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق چند سازشیوں نے آپ کو زہر دے کر شہید کیا۔ آپ کو جنت البقیع مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ صواعق محرقہ میں ابن حجر آپ کی وفات کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:۔

وتوفی مسموم کابیه

یعنی آپ کی وفات بھی آپ کے والد کی طرح زہر خورانی سے ہوئی۔

## امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# اسرائیل فلسطینی مفاہمت جاری رکھنے کی یقین دہانی

اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ جس شخص نے وزیر اعظم یاتزک رابین کو قتل کیا ہے اس نے اسرائیل اور فلسطین کے مابین حق خود ارادیت اور سلف اول کو ختم نہیں کیا۔ یعنی وزیر اعظم کے ہلاک کرنے کی وجہ سے جو گفتگو پہلے سے جاری تھی اسے ختم نہیں کیا جائے گا۔ اسرائیلی حکومت نے فلسطینیوں کی یقین دہانی کے لئے دوبارہ گفتگو شروع کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ جو لوگ انتہا پسند ہیں اور سیاسی ماحول کو آلودہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ یہ گفت و شنید جاری نہ رہ سکے۔ ان کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔ شمعون پیریز جو یاتزک رابین کے بعد وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالے ہوئے ہیں نے کہا ہے کہ جس طرح یاتزک رابین کے وقت میں گفتگو جاری تھی اسے اسی طرح رکھا جائے گا۔ ان کے ہلاک کئے جانے کا یہ مطلب نہیں کہ اسرائیلی حکومت اپنے راستے سے ہٹ جائے اور فلسطینیوں کے ساتھ جو معاہدے ہو چکے ہیں یا جو ہونے والے ہیں ان کا خیال چھوڑ دیا جائے۔

○○○

## افغان صدر کا بیان

افغانستان کے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی نے کھلے الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ افغانستان میں بیرونی مداخلت ختم ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں انہوں نے خاص طور پر پاکستان کا نام لیا اور کہا کہ پاکستان اس قسم کی مداخلت فوری طور پر بند کرے۔ پروفیسر ربانی پہلے بھی کہتے رہے ہیں کہ طالبان کی پشت پناہی پاکستان کر رہا ہے اور چونکہ پاکستان پروفیسر ربانی سے استعفیٰ دلانے کے درپے ہے اس لئے پروفیسر موصوف کا خیال ہے کہ پاکستان ربانی کو پسند نہ کرتے ہوئے انہیں اقتدار سے الگ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پروفیسر ربانی نے یہ کہا کہ پاکستان پشاور بم دھماکوں میں ملوث یہ بات غلط ہے۔ انہوں نے کہا میں سختی سے اس بات کی تردید کرتا ہوں۔ ہم تو پاکستان کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کے خواہاں ہیں۔ ہم سے یہ کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ ہم پاکستان کے کسی بھی حصے میں بموں کی واردات کریں۔

○○○

## صدر یلسن کی بیماری

کریملن نے امریکی ٹیلی ویژن سی این این کی اس خبر کی تردید کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ روس کے صدر مسٹر یلسن اس قدر بیمار ہیں کہ ان کے معالج ان کے علاج کے لئے ان کو روس سے باہر لے جانے پر غور کر رہے ہیں۔ کریملن کے ترجمان نے کہا کہ ہمیں ایسی کسی اطلاع کا علم نہیں ہے۔

ترجمان نے کہا کہ گذشتہ روز مسٹر یلسن کی طبیعت بہتر تھی۔ ان کا علاج جاری ہے۔ سب ٹھیک ہے۔ اور صدر یلسن لوگوں سے مل رہے ہیں۔

سی این این نے کہا تھا کہ امریکہ کے محکمہ خارجہ کو صدر یلسن کی بیماری پر شدید تشویش ہے۔ اور ان کے معاونین اور معالج نیز ان کی بیگم صاحبہ اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ 64 سالہ صدر کو علاج کے لئے بیرون ملک منتقل کیا جائے۔ صدر کی بیگم صاحبہ نے 1996ء کے صدارتی انتخاب میں ان کے دوبارہ الیکشن لڑنے کی بھی مخالفت کی ہے۔

کریملن کے ترجمان نے کہا کہ آخری اطلاع ملنے تک ایسی کسی تجویز کا ذکر نہیں سنا گیا جس میں ان کو علاج کے لئے غیر ملک منتقل کیا جائے۔ صدر یلسن کو ہسپتال میں داخل ہوئے تیسرا ہفتہ ہو رہا ہے۔ وہ دل کی ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جس کے تحت خون کے دل میں آزادانہ بہاؤ میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔

کریملن کے ترجمان نے کہا کہ صدر یلسن وزیر داخلہ اور قومیتوں کے وزیر سے ملاقات کر رہے ہیں تاکہ ری پبلک آف چیچنیا کے بارے میں بات کی جائے۔

## مغربی کنارے پر خود مختاری کے سمجھوتے پر عمل در آمد

فلسطینی خود مختار اتھارٹی نے مغربی کنارے پر ڈاک خانوں کا نظام اسرائیل کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ یہ عمل ایک مشترکہ تقریب میں انجام پایا۔ اس طرح سے فلسطینی خود مختاری کے منصوبے پر مزید پیش رفت ہو گئی ہے۔

خود مختاری اتھارٹی کے ڈاکخانوں اور مواصلات کی وزارت کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر بہجت الخالدی نے بتایا کہ آج سے ہم نے مغربی کنارے میں 40 ڈاکخانوں کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ ان میں 180 کارکن کام کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ فلسطینی، جنہوں نے پہلے ہی غزہ میں خود مختار علاقے میں اپنے ٹکٹ اور مہریں جاری کر رکھی ہیں، اب بین الاقوامی ڈاک کو اپنے عرب ہمسایوں کے ذریعے بھیجنے پر قادر ہو گئے ہیں۔

مغربی کنارے پر ٹیلی فون کے نظام کی فلسطینیوں کو منتقلی ایک ایک قصبہ کی بنیاد پر عمل میں آئے گی۔ کیونکہ اسرائیلی فوجیں ایک ایک کر کے ان قصبوں کو چھوڑ رہی ہیں۔ اسرائیلی فوج نے 25۔ اکتوبر سے ان قصبوں کو ایک ایک کر کے خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔

مسٹر خالدی نے کہا کہ ڈاکخانوں کے نظام کی منتقلی میں ایک ماہ کی تاخیر اس لئے ہوئی ہے کیونکہ کمپیوٹروں کے سافٹ ویئر میں عبرانی زبان تھی جس کو تبدیل کر کے عربی زبان داخل کی گئی ہے۔

○○○

## افریقہ۔ 5 لاکھ بچوں کی ہلاکت

اقوام متحدہ کے ایک مطالعاتی ادارے نے یہ افسوسناک انکشاف کیا ہے کہ افریقہ میں صرف ایک سال گذشتہ میں مختلف جنگوں میں 5 لاکھ بچے ہلاک ہو گئے۔ یہ براہ راست جنگ کی زد میں آکر یا بالواسطہ طریق پر ہلاک ہوئے ہیں۔ افریقہ کے معصوم بچے قبائلی جھگڑوں سے لاعلم پروان چڑھ رہے تھے کہ جنگ کی تباہ کاری کا شکار ہو گئے۔

اقوام متحدہ کے اہلکار نے بتایا ہے کہ افریقہ میں جنگوں کے نتیجے میں 5 لاکھ بچے کم خوراک' بیماریوں' کھانے کی نایابی' اور سر چھپانے کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ یہ سارے حالات جنگوں کی پیداوار تھے۔ اقوام متحدہ کے اہلکار نے بتایا کہ یہ بچے زیادہ تر لائبیریا اور سیرالیون کی جنگوں کا شکار ہوئے۔ یہ بچے مہاجر بنے' بے یارومددگار چھوڑے گئے یا یتیم ہو گئے۔

بتایا گیا ہے کہ سیرالیون میں 2500 بچوں کو جنگ کا حصہ بننے کے لئے ہتھیار دیئے گئے۔ لائبیریا میں قریباً 6 ہزار بچوں کو فوجی ملیشیا کے سپاہیوں کے طور پر بھرتی کیا گیا۔ ان کی یونٹ کو "چھوٹے لڑکوں کی یونٹ" کا نام دیا گیا۔

○○○

## بنگلہ دیشیوں کی واپسی

بنگلہ دیش کی وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء نے پاکستان کے وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر کے اس بیان کو مسترد کر دیا ہے کہ وہ بنگلہ دیشیوں کو واپس بنگلہ دیش بھیج دیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں کسی ایسے بنگلہ دیشی کا علم نہیں جو غیر قانونی طور پر پاکستان گیا ہو اور ہم کسی ایسے شخص واپس لینے کے لئے تیار نہیں۔ بیگم خالدہ ضیاء اخبار نویسوں سے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں گفتگو کر رہی تھیں۔

مسٹر بابر نے کہا تھا کہ بے شک ہمارے آپس میں اختلاف ہوں گے اور ہیں بھی۔ لیکن ہمیں قومی مسائل پر ایک دوسرے سے اتفاق کرنا چاہئے۔ اور کہ جب اعداد و شمار اکٹھے کئے گئے تو پتہ چلا کہ کراچی میں بہت سے غیر ملکی گذشتہ چھ ماہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان سب کو یہاں سے اپنے اپنے وطن چلے جانا چاہئے۔

○○○

## آہنگ بازگشت

محمد سعید کہتے ہیں اوائل عمر میں ایک بزرگ نے نصیحت کی کہ کتاب نہ لکھنا عمر بھر اس نصیحت پر کاربند رہا۔ بڑھاپے میں آکر توبہ ٹوٹ گئی۔ اس گمراہی کا سبب میرے چند احباب کا پیہم ورغلاتے رہنا تھا۔ ان احباب میں رشید بھٹی۔ محمود احمد۔ عزیز ملک اور سید شبیر حسین۔ قیوم قریشی بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ کتاب اگر آپ کے لئے دلچسپی کا باعث بنی ہے تو انہیں دیجئے اور اگر محض تضیع اوقات ہوئی تو مجھ سے درگزر کیجئے۔ یہ بات انہوں نے اپنی کتاب "آہنگ بازگشت" کے متعلق لکھی ہے۔ اس کتاب میں سے چند سطریں آپ بھی ملاحظہ کیجئے۔

مولانا ظفر علی خاں کی تحریر و تقریر میں اس حد تک انفرادیت تھی کہ ان کا ذخیرہ الفاظ ان کی تراکیب۔ ان کی بندشیں ان کی گفتار اور اسلوب بیان۔ غرض کی ہر ادا ان کی سیمابی افتاد طبع کی چھاپ لئے ہوئے تھی۔ ایسے افراد کا چڑھنا اتارنا مشکل بھی ہوتا ہے اور آسان بھی۔ اشرف عطا سے آگ چل کر جب ایک اخبار میں رفاقت ہوئی تو کہنے لگے مولانا راولپنڈی تقریر کرنے گئے۔ ابتدائے شب توقع رہی کہ جلسے کی روئداد کا تار ابھی آیا چاہتا ہے جب باقی اخبار تیار ہو گیا تار نہ آیا تو میں نے اسے محکمہ تار کے عملے کی نااہلی پر محمول کیا اور خود تقریر تیار کر دی اور شہ سرخیوں کے ساتھ راولپنڈی کے فرزندان توحید کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی بلاخیزیوں کا حال چھاپ دیا۔

اگلے دن پچھلے پہر جب زمیندار پنڈی پہنچا تو مولانا کے غیض و غضب کی انتہا نہ رہی۔ اس لئے کہ اس رات شدید بارش کی وجہ سے مولانا کی تقریر نہ ہو سکی تھی۔ راولپنڈی کے علاوہ البتہ جہاں جہاں اخبار پہنچا لوگوں کا ایمان تازہ کرتا گیا۔

اسی کتاب کی دو چار سطریں اور دیکھئے لکھا ہے:۔

دلی کے ریلوے سٹیشن کے سامنے جو وسیع چمنستان تھا اس میں عموماً مذہبی اور سیاسی جلسے ہوا کرتے تھے۔ ان میں سے دو ایسے ہیں جو میری یادداشت میں محفوظ رہ گئے ہیں۔ ایک میں مرزا بشیر الدین محمود مدعو تھے اور دوسرے میں مولانا ابو الکلام آزاد۔

مرزا صاحب کا جلسہ حسب معمول ہڑبونگ کی نظر ہو گیا۔ ایک وسیع پنڈال میں جب داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ مرزا صاحب سٹیج پر بیٹھے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ اور پنڈال کے دروازے کے قریب کچھ ایسے لوگوں کا ہجوم ہے جو شکل و صورت سے دینی مدارس کے طلباء نظر آتے تھے۔ ان کے تیور بتلا رہے تھے کہ وہ جلسے کو بخیریت اختتام پذیر نہیں ہونے دیں گے۔ ایک خاصی تعداد ہاکیوں اور لاٹھیوں سے مسلح پنجابی نوجوانوں کی بھی موجود تھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر دلی میں تازہ وارد تھے۔

تلاوت کلام پاک سے جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

۔ جس میں مقام محمود کا ذکر ہے۔ قاری خوش الحان ضرور تھے لیکن یہاں تک پہنچتے پہنچتے وہ اعراب کی غلطی کر گئے۔ طلباء کے ہجوم سے معاً شور اٹھا۔ غلط پڑھتا ہے۔ بند کرو۔ سٹیج کے مہتمم نے پہلے تو قاری صاحب کی مدافعت میں کچھ کہنا چاہا لیکن جب شور زیادہ بڑھا تو اعتراف کر لیا کہ واقعی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔

مرزا صاحب نے تقریر شروع کی تو قدرے سکون ہو چکا تھا۔ وہ اپنا ایک خواب بیان کر رہے تھے۔ کہ میں جلسہ چھوڑ کر ریلوے سٹیشن پر ایک ضروری کام کے سلسلے میں چلا گیا۔ وہاں سے لوٹ رہا تھا کہ محسوس ہوا کہ جلسہ جیسے اکھڑ چکا ہے۔ رضاکار لاٹھیاں لئے گھوم رہے تھے۔ کچھ خشت باری ہو رہی تھی اور کچھ نعرہ بازی میں نے قدم تیز کر دئے دیکھا کہ سامنے سے سید نذیر نیازی چلے آ رہے ہیں۔ پوچھنے لگے کہاں جا رہے ہو میں نے کہا کہ جلسے میں کہنے لگے یہیں رک جاؤ۔ مفت میں پٹو گے۔ میں تنبیہ کی زیادہ پرواہ نہ کی اس لئے کہ میری بیوی اپنی احمدی پڑوسنوں کے ساتھ اس ہنگامے میں محصور تھیں۔ قریب پہنچا تو معلوم ہوا کہ رضاکار خواتین کو علاقہ وار پارٹیوں میں تقسیم کر کے گھروں کو بھیج رہے ہیں۔ رضاکاروں سے مجھے اتنی اطلاع مل گئی قرول باغ کی خواتین بخیریت جا چکی ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جائے۔

(3) میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشتہ اور ناملائم بات سننے کا اتفاق ہو تو اعراض کریں۔ میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔ ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے اب خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ جو وہ اپنی سنت قدیم کے موافق اتمام حجت کے بعد کیا کرتا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ بد زبانیوں اور فضول بحثوں سے باز نہ آئیں گے تو ایسا نہ ہو کہ آسمانی کارروائی میں کوئی تاخیر اور روک پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اس کا عتاب ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر اس کے فضل اور عطایات بے شمار ہوں۔ اور جنہیں وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے۔ وہ ان لوگوں کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا کہ انہیں عتاب یا خطاب یا ملامت کرے جن کے خلاف اس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

لی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ رحیم و کریم خدا نے اس کو اپنی رضا عطا فرمائی ہے۔

ہر عقل مند آدمی آسانی سے یہ بات محسوس کر سکتا ہے کہ یہ مقصد کتنا عظیم ہے اور یہ منزل مقصود کس قدر قابل تعریف ہے۔

آئیے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے نہ صرف ہمیں اس مقصد کو پا لینے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ دوسروں کو بھی اس مینارہ نور سے فائدہ اٹھانے کی سعادت بخشے۔

## اعلان داخلہ ایم ایڈ

O گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد نے ایم ایڈ (M.Ed) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ فیصل آباد اور سرگودھا ڈویژن میں شامل اضلاع کے ڈومیسائل رکھنے والے طلباء و طالبات اس کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ پراسپکٹس اور دیگر معلومات کالج آفس سے مورخہ 18 نومبر 1995ء سے مہیا ہوں گی مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "NAtion" 95-11-13 ملاحظہ فرماویں۔

## ضروری اعلان

O ڈائریکٹر آف ایجوکیشن برائے کالجز فیصل آباد ڈویژن نے ایڈہاک بنیاد پر B.S.17 میں مرد اور خواتین لیکچرار کی آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کا پنجاب کے کسی بھی ضلع کا ڈومیسائل رکھنا ضروری ہے۔

**اہلیت:** (i) ایم اے / ایم ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن (ii) عمر 26 سال سے زائد نہ ہو درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-11-20 مقرر ہے۔ درخواست اسی کالج میں جمع کروائی جا سکے گی جہاں پر متعلقہ مضمون کی آسامی موجود ہو گی۔

فیصل آباد ڈویژن میں واقعہ مطلوبہ آسامیوں کی تفصیل پاکستان ٹائمز 95-11-13 میں ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

# اطلاعات و اعلانات

O مکرم مرزا رفیق احمد ناصر صاحب مقیم خیابان سرسید راولپنڈی ان دنوں بعارضہ قلب بیمار ہیں پہلے بھی یہ تکلیف انہیں ہو چکی ہے۔ اب دوسری بار ہوئی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

O محترمہ ثوبیہ ہما ٹیچر گورنمنٹ نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ بنت مکرم محبوب احمد بھٹی صاحب محافظ حضرت امام جماعت احمدیہ بعارضہ فالج و شوگر بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

## سال کا آغاز اور اختتام اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا شمار

O بفضل تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان نومبر 95 کے آخر میں "عشرہ وقف جدید" منا رہی ہیں۔ تمام انصار، خدام اطفال لجنات و ناصرات۔ سال رواں کے آغاز (جنوری) سے لے کر تا اختتام (دسمبر) کے درمیانی عرصہ میں خدا تعالیٰ کے ہر آن بڑھتے ہوئے فضلوں کا جائزہ لے کر اپنے وعدہ جات وقف جدید میں اسی نسبت سے اضافہ کر کے سو فیصد ادائیگی کے ساتھ عشرہ منانے کے مقاصد میں عملی تعاون کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے وارث بنیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 4۔ جنوری 95ء میں وقف جدید کے نظام کے بارہ میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 'وقف جدید کو خدا تعالیٰ نے جو بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت امام جماعت الثانی کے دل میں یہ تحریک الہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ یہ تحریک 'اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے۔"

تمام انصار وقف جدید کی اس الہی تحریک کو آگے بڑھانے کی کوششوں میں اپنا حصہ۔ خدا تعالیٰ کے عطا شدہ توفیق کے مطابق۔ ڈال کر عشرہ وقف جدید کو کامیاب بنائیں۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

رکھنے سے انسانیت مر جاتی ہے۔ نہیں بلکہ انسانیت زندہ ہو جاتی ہے۔ ہاں جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ جب ہم کھانا چھوڑتے ہیں۔ جسم کمزور ہوتا ہے۔ لیکن ہماری روحانیت میں کمی نہیں آتی بلکہ ترقی ہوتی ہے۔ جب افطار کرتے ہیں تو اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ بھوک اور پیاس کے بعد جب پانی پیتے ہیں۔ تو ناخنوں تک تری پھیل جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز جس چیز سے تعلق رکھتی ہے اس کے ملنے سے اس کو نفع پہنچتا ہے۔ پس جسم میں تراوت آتی ہے جب غذا حیوانی ملتی ہے۔ اور روحانیت میں ترقی ہوتی ہے جب ذکر اللہ کیا جاتا ہے۔ اگر جسم کو غذا نہ دیں تو جسم مر جائے گا۔ اگر انسانیت کی زندگی درکار ہے تو ذکر اللہ کی غذا دینی چاہئے۔

(از خطبہ 27۔ اپریل 1923ء)

## وصایا

### ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

**مسل نمبر 30260** میں شاہدہ زکریا زوجہ محمد زکریا قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پچیس ہزار روپے اور زیورات طلائی 7 تولہ مالیتی پینتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ زکریا ٹرکش ہوم عقب ٹیلی فون ایکسچینج چنیوٹ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد ولد محمد اسحاق ٹرکش ہوم چنیوٹ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد طاہر مربی سلسلہ چنیوٹ۔

## عطیہ خون

خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 14۔ نومبر۔1995ء**
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں واقع امریکی فوجی مشن کی عمارت میں کار بموں کے دو خوفناک دھماکوں سے چار امریکیوں سمیت 10۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ 60۔ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ بیشتر زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے یہ دھماکے کار بم کے ذریعے کئے گئے۔ تین منزلہ عمارت کا ایک حصہ اڑ گیا۔ یہ عمارت سعودی نیشنل گارڈز کو تربیت دینے والے امریکی فوجی اہلکاروں پر مشتمل تھی۔ دھماکہ کے وقت عمارت میں اور بھی کئی فوجی موجود تھے۔ یہ دھماکے امریکہ مشن کے سعودی عرب میں قیام کے خلاف ردعمل کے طور پر کئے گئے۔ بی بی سی اور وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ اس میں اردن اور سعودی عرب کے باشندے ملوث ہو سکتے ہیں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھنے کا خدشہ ہے۔ آس پاس کھڑی متعدد کاریں تباہ ہو گئیں۔

○ گلف ٹائیگرز نامی تنظیم نے ریاض کے بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ایک نامعلوم شخص نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو فون پر بتایا کہ گلف ٹائیگرز سعودی عرب سے امریکی افواج کی مکمل واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

○ سعودی بم دھماکے میں زخمی ہونے والوں میں کئی عورتیں بھی شامل ہیں جو وہاں کام کرتی تھیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری کے طیارے کو آسٹریلیا سے واپسی پر انجن میں آگ لگ گئی۔ تاہم پائلٹ نے فوری طور پر طیارے کو واپس اتار لیا اور یوں طیارہ حادثے سے بال بال بچ گیا۔ صدر کا 707 طیارہ آسٹریلیا کے شہر ڈارون سے روانہ ہوا تو پانچ منٹ کے بعد انجن میں آگ لگ گئی اور طیارہ ڈگمگانے لگا۔ اسے ہنگامی طور پر واپس اتار اگیا تو انجن جل کر تباہ ہو چکا تھا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ طیارہ بہت پرانا ہے۔ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی اور صدر مملکت کی بیگم صاحبہ بھی طیارے میں سوار تھیں۔ طیارہ واپس اترا تو مسافروں میں سے صدر فاروق لغاری سب سے بعد میں طیارے سے باہر آئے۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے ٹیلی فون پر صدر کی خیریت کی دریافت کی۔

○ ہائی کورٹ نے بجلی کے بلوں میں اضافے کے خلاف درخواستوں کی سماعت کے دوران کہا ہے کہ واپڈا صارفین کا گوشت نہ نوچے، بجلی کی قیمت میں 14.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مگر صارفین کو ملنے والے بلوں سے لگتا ہے کہ سینکڑوں گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ واپڈا کے وکیل نے کہا کہ قانون کے تحت واپڈا بجلی کے نرخوں میں اضافہ کا مجاز ہے کیونکہ سرحد کو رائلٹی "گدون امازئی کو پچاس فیصد رعایت اور ترقیاتی کاموں کے لئے رقوم چاہئیں۔

○ کراچی ساؤتھ میں پولیس لائن پر اور دو تھانوں پر راکٹوں سے حملے کئے گئے۔ ایک دہشت گرد 12 راکٹ مار کر فرار ہو گیا ایک کو ہلاک کر دیا گیا۔ دہشت گردوں نے پیغام دیا کہ جب تک محاصرے اور جعلی پولیس مقابلے ہوتے رہیں گے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کو ایسے تحفے ملتے رہیں گے۔ ضلع ساؤتھ کے گنجان آباد علاقے میں گارڈن، نبی بخش تھانوں اور پولیس لائن ساؤتھ میں رہائشی پولیس اہلکاروں کے گھروں پر حملے اور خوفناک دھماکوں کے بعد اندھا دھند فائرنگ ہونے سے علاقے میں بھگدڑ مچ گئی۔ اورنگی ٹاؤن میں ایک بکتر بند گاڑی پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا۔ واقعہ کے بعد ملحقہ آبادیوں میں دکانیں بند اور ٹریفک معطل ہو گئی۔ رینجرز پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کی بھاری نفری نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ دہشت گرد گنجان آباد اور تجارتی علاقوں میں بھی گولیاں برساتے رہے۔ گلستان جوہر میں دو بوری میں بند' اور ریلیر اور پاک کالونی قبرستان سے مجاہد فورس کے اہلکار سمیت گولیوں سے چھلنی دو لاشیں برآمد ہوئیں۔ شہر بھر میں مجموعی طور پر 11۔ افراد ہلاک ہوئے۔ 5 دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ راکٹ لانچروں سے پولیس لائن اور تھانوں پر حملے کرنے والے دہشت گردوں کی تعداد 30 تھی۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کراچی کے بارے میں کہا کہ وہاں حالات کنٹرول میں آگئے ہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ حکومت کے دعووں کے باوجود کراچی میں حالات حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ شریف برادران پر منشیات کی تجارت کے ثبوت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے اختیارات پر شہباز شریف نے 6 ارب روپے لوٹے۔ اگر میں ثابت نہ کر سکا تو سیاست چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ 1982ء میں ایک صنعتی یونٹ کا مالک اور 35 کروڑ روپے کا مقروض خاندان 10 سال میں 20 اداروں کا مالک کیسے بن گیا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے وزارت اعلیٰ اور وزارت عظمیٰ کے دور میں ایک ایک فون سے قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ شہباز شریف عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے بیانات دے رہے ہیں۔ عدالتیں ملزموں کو صفائی کا موقع دے رہی ہیں اگر میرا بس چلے تو میں ایک ہفتہ کے اندر ان کو سزا دلوا دوں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ نواز شریف کے خلاف کوئی دستاویزی شہادت موجود نہیں۔ تاہم انہوں نے شہباز شریف کے خلاف ایک دستاویز تقسیم کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب میں عدالتوں اور کراچی میں بندوق سے دہشت گردی کر رہی ہے۔ کراچی برباد ہو رہا ہے اور بے نظیر کے شوہر کو کرپشن کی پڑی ہوئی ہے۔ مسلم لیگ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران انہوں نے کہا کہ منزل زیادہ دور نہیں ہے۔ رابطہ عوام مہم حکومت کی الوداعی تقریبات کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں سرحد میں شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کو کچل کر اور بلوچستان میں قبائلیوں پر فائرنگ کر کے دہشت گردی کی جا رہی ہے۔ بے نظیر کا سارا زور غریبوں کے چولہے بجھانے پر اور سیاسی مخالفوں کو انتقام کا نشانہ بنانے پر ہے۔ انہوں نے طنزاً کہا کہ میں سوچتا ہوں بے نظیر پاکستان کا دورہ کب کریں گی۔

○ امریکی سرمایہ کار جو بجلی پیدا کریں گے اس کی قیمت موجودہ قیمت سے سو گنا زیادہ ہو گی۔ اس بارے میں امریکی سرمایہ کاروں سے حکومت کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ حکومت نے تحریری طور پر نرخ بڑھانے کی اجازت دے دی ہے۔

○ گندم کی قیمت 160 روپے سے بڑھا کر 165 روپے کر دی گئی ہے۔ آلوؤں کی فراہمی بہتر بنانے کے لئے دو ہزار ٹن آلو درآمد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ جنوبی افریقہ کے صدر مسٹر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلائے۔ اگر کہا جائے تو میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ثالثی کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری نے مسئلہ کشمیر اور انسانی حقوق کے مسائل کو بہترین انداز میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آک لینڈ میں بے نظیر کو میں نے بہت مس کیا۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ انتخابات نہ کرائے گئے تو تیسری طاقت کو "کھیلنے" کا موقعہ مل جائے گا۔

○ وزیر داخلہ نے اس وقت سرحد کی تمام پولیس کو ہلا کر رکھ دیا جب ان کی پریس کانفرنس میں ایک عورت روتے ہوئے آگئی اور اپنے چار سالہ بچے کے اغوا برائے تاوان کی تفاصیل بیان کیں۔ ماں نے بتایا کہ اس کے بچے کو متحدہ شریعت محاذ کے لیڈر کے ساتھیوں نے اغوا کیا ہے۔ تاوان کے لئے 30 لاکھ طلب کئے۔ والدین نے سب کچھ بیچ کر 11 لاکھ ادا کئے بچے کو مار مار کر چیخیں والدین کو سنائی جاتی ہیں۔ وزیر داخلہ نے اپنی تمام مصروفیات منسوخ کر دیں اور ایف آئی کے ڈائریکٹر جنرل' آئی جی سرحد اور کمشنر مالاکنڈ کو فوری طور پر فون پر ہدایات دیں۔


**مکان برائے فروخت**
دارالعلوم غربی میں نہایت باموقع۔ نیو کیمپس کی طرف جانے والی سڑک کے اوپر ایک مکان جس کا مسقف رقبہ تقریباً دو ہزار فٹ ہے رقبہ ایک کنال۔ پانی گیس کی سہولت۔ برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ کیلئے: بشیر احمد شاہد جدید پریس ربوہ

**ضروری اعلان**
ہمارا دواخانہ مطب حمید (مشہور دواخانہ) سابقہ حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان اپنی پرانی جگہ پر واقع 14/2 محلہ دارالبرکات اور اقصیٰ چوک پر موجود ہے۔
مینیجر دواخانہ ربوہ
فون دوکان: 906 فون کوٹھی: 555

**دوا تدبیر ہے**
اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج
**مطب ناصر دواخانہ**
گول بازار۔ ربوہ
فون: 04524-212434

**نور کاجل** 8/-
**نور اٹبنہ** 15/-
**نور آملہ** 15/-
**خورشید ہیئر آئل** 60/-
**تابانی لوشن** 15/-
**خورشید یونانی دواخانہ** گول بازار ربوہ فون: 04524-211538